○ــــ سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مجاہدینِ دفاعِ صحابہ کے سپہ سالار تھے

○ــــ انہوں نے عظمتِ صحابہ کا پرچم آخر دم تک بلند رکھا

○ــــ وہ مجلسِ احرار کی آبرو تھے، انکی یاد کبھی محو نہ ہو گی

○ــــ جمہوریت اسلام کی ضد ہے جو ایک مشرک کے ذہنِ خبیث کا کرشمہ ہے

○ــــ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں ناموں کے سوا کوئی فرق نہیں

لاہور میں "سید ابوذر بخاری سیمینار" سے سید عطاء المحسن بخاری، مولانا مجاہد الحسینی، قاضی محمد یونس انور، پروفیسر خالد شبیر احمد، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد حوسف احرار اور سید محمد یونس بخاری کا خطاب

مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام ۲۴ اکتوبر کو جناح ہال لاہور میں جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں "ابوذر بخاری سیمینار" منعقد ہوا۔ شاہ جی قافلۂ احرار کے عظیم رہنما تھے۔ مجلس احرار کے احیاء اور بقاء کے لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی کھپا دی۔ بے شک وہ اپنے عظیم والد کے عظیم جانشین تھے۔ آج انہیں ہم سے جدا ہوئے ایک سال بیت گیا ہے مگر ان کی یاد کبھی ہمارے دلوں سے محو نہ ہو گی۔

احرار کارکنوں اور شاہ جی سے محبت کرنے والوں کے قافلے سرِ شام جناح ہال پہنچ رہے تھے۔ نماز مغرب کے بعد ہال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ اچانک ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری سامعین میں نمودار ہوئے اور ایک دل آویز مسکراہٹ کے ساتھ سٹیج پر مہمانِ خصوصی کی نشست پر جلوہ افروز ہو گئے۔ سیمینار کی صدارت مجلس احرار اسلام کے رہنما محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ والی نشستوں پر، پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا مجاہد الحسینی اور قاضی محمد یونس انور تشریف فرما تھے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما اور آج کی نشست کے مہمانِ خصوصی ابنِ امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ اس عہد میں دفاعِ صحابہ کے مورچہ پر جنگ لڑنے والے مجاہدوں کے سالار تھے۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ عظمت صحابہ کا پرچم انہوں نے آخر دم تک سربلند

رکھا۔ ان کی تحریک اور ان کا مشن کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ابوذر کا قافلہ رواں رہے گا اور منزل پر پہنچ کر ہی دم لے گا۔

انہوں نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایک سازش کے تحت قوم کو اسلام سے دور کر کے بے دین اور بے غیرت معاشرہ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں ناموں کے سوا کوئی فرق نہیں۔ دونوں جماعتیں سیکولرازم پر یقین رکھتی ہیں۔ علماء اور دینی قوتیں متحد نہ ہوئے تو پھر کسی بلا کو کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ پارلیمنٹ میں چند ایک کے سوا سب شرابی، زانی، چور اور بدمعاش لٹیرے ہیں۔ جمہوریت ایک کافرانہ نظام ریاست ہے جس کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک آج تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ علماء نہ جانے کس کے انتظار میں چُپ ہیں۔ بعض مولویوں کو "وی آئی پی" کی مہلک بیماری لگ گئی ہے جس نے معاشرہ میں علماء اور دینی تحریکوں کے وقار کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی خزانے کو لوٹنے والے اراکین اسمبلی کے گھروں کے باہر اور ان کے ہاسٹلز میں کمروں کے باہر شراب کی خالی بوتلیں پڑی ہوتی ہیں۔ ہم اگر تبدیلی چاہتے ہیں تو ہمیں ان سب کے خلاف جنگ لڑنا ہوگی۔ انتخابات قومی مسائل کا حل نہیں۔ ہمیں جدید سیاسی نظاموں کو جوتے مار کر اسلامی انقلاب برپا کرنا ہوگا۔

مجلس احرارِ اسلام کی مرکزی شوریٰ کے رکن پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ حکمرانوں نے ملک کی سیاست، معیشت اور معاشرت تباہ کر دی ہے۔ بے نظیر بھٹو کو شرم آئے یا نہ آئے ہمیں ان کے کردار پر بات کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جیسے سیاسی رہنماؤں کا مقصد ہی ملک کو تباہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سید ابوذر بخاری مرحوم پاکستان میں پہلے آدمی تھے جنہوں نے جمہوریت کو خلاف اسلام قرار دیا۔ اُس وقت ان کے مؤقف کا مذاق اڑانے والے دین دار آج بے دین سیاست کا شکار ہو کر اپنا وقار کھو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا سید ابوذر بخاری مرحوم تحفظ دفاعِ صحابہ کی جنگ لڑنے والے واحد فرد تھے جو اپنی ذات میں ایک ادارہ اور ایک تحریک تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ "میں سیدنا معاویہ کو صحابہ کے تحفظ کا دروازہ سمجھتا ہوں اور میں اس دروازے سے کسی کو آگے نہیں جانے دوں گا۔ میں ان لوگوں کے خلاف جنگ لڑنا چاہتا ہوں جو صحابہ کرام کے متعلق اپنے دل میں میل رکھتے ہیں۔"

مسجد شہداء لاہور کے خطیب قاضی محمد یونس انور نے کہا کہ علماء کا دینی سیاست سے انحراف تاریخ کا بہت بڑا سانحہ ہے۔ یہ اسی کی سزا ہے کہ آج مسجدوں سے لاشیں اٹھ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سید ابوذر بخاری مرحوم نے تیس برس قبل خبردار کیا تھا کہ اگر علماء نے اپنا سیاسی قبلہ درست نہ کیا تو مسجدیں قتل گاہیں بن جائیں گی اور آج یہی ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کی شخصیت سے بہت متاثر ہوں۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ وہ حق پرست عالمِ دین تھے۔ مولانا سید ابوذر بخاری مرحوم کے رفیق اور دوست

مولانا مجاہد الحسینی نے کہا کہ جب تک ملک میں معاشی مساوات نہیں آئے گی حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔ نواز شریف اور بے نظیر دونوں علماء کے دشمن ہیں اور دینی قیادت کا راستہ روکنے پر متفق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری صحافتی تربیت اور علمی ذوق کی ترقی میں حضرت سید ابوذر بخاری مرحوم کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ وہی مجھے کھینچ کر اس میدان میں لائے۔ روزنامہ آزاد، روزنامہ نوائے پاکستان، سہ ماہی مستقل اور سہ روزہ مزدور میں ہم خوب لکھتے رہے اور حضرت ابوذر بخاری مرحوم میری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ انہوں نے کہا یہ حقیقت ہے کہ علمی لحاظ سے حضرت ابوذر بخاری اپنے عظیم والد حضرت امیر شریعت سے کہیں آگے تھے۔ جس کا اعتراف حضرت امیر شریعت نے بارہا کھلے عام کیا۔

ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کے مدیر اور نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام عقیدۂ ختم نبوت اور اسوۂ ازواج و اصحابِ رسول کی روشنی میں تمام دینی جماعتوں کو نفاذِ اسلام کی قدر مشترک پر اتحاد کی دعوت دیتی ہے۔ یہی سید ابوذر بخاری کا پیغام اور جدوجہد کا عنوان تھا۔ انہوں نے تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عقیدہ و ایمان کی جنگ لڑی اور مجلس احرار اسلام میں فکری اور نظریاتی کارکنوں کی ایک مضبوط کھیپ تیار کر دی۔ سید محمد یونس بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سید ابوذر بخاری ایک عظیم مفکر، روشن دماغ، صاحبِ طرز ادیب، منفرد لہجے کے شاعر اور متبحر عالمِ دین تھے۔ انہیں قرآن و حدیث تاریخ و سیرت اور ادب پر زبردست عبور حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر و تحریر سے اپنے حلقۂ اثر کی جو تربیت کی وہ ان کی شخصیت کا کمال تھا۔ قاری محمد یوسف احرار نے حضرت ابوذر بخاری کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ان کے زیر تربیت رہ کر جو کچھ حاصل کیا وہ مجھے کہیں سے نہیں مل سکتا۔ یہ انہی کا فیض ہے کہ میں صحابہ کرام کا سچا چاہنے والا ہوں۔

سیمینار کے صدر محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کہا کہ مولانا سید ابوذر بخاری مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صحیح جانشین تھے۔ وہ عظیم مفکر، دینی رہنما، حق پرست عالم دین اور مدبّر السان تھے۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام کی بقاء کے لئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات صرف کئے کارکنوں کی اخلاقی، فکری اور عملی تربیت کی۔ وہ مجلس احرار کی آبرو تھے۔

سیمینار میں ایک قرار داد کے ذریعے بستی شام دین حاصل پور کی مسجد میں ہونے والی دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی اور مبینہ دہشت گردوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ قرار داد میں کہا گیا کہ حکومت امن و امان قائم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ اگر وہ حالات پُرامن نہیں کر سکتی تو اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ تعلیمی اداروں کی نج کاری کی آڑ میں قادیانیوں اور عیسائیوں کو ادارے واپس کرنے کی گھناؤنی سازش ہو رہی ہے۔ جو دراصل ان اداروں میں قائم مساجد کا تقدس پامال کرنے کا پروگرام ہے۔ مجلس احرارِ اسلام اور تحریکِ تحفظ ختم نبوت ایسی تمام سازشوں کو ناکام بنا دے گی۔ حکومت

سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس نہ کئے جائیں۔ قرارداد میں مجلس عمل اساتذہ پنجاب کے مطالبات کی بھی حمایت کی گئی۔

اگلے روز ۲۵/ اکتوبر کو ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب کی دعوت پر مسجد شہداء میں اجتماعِ جمعہ سے اسلام اور جمہوریت کے موضوع پر خطاب کیا۔

آپ نے فرمایا کہ:

جمہوریت اسلام کی ضد ہے۔ ج لوگ اسے مشرف بہ اسلام کرنے کے سنگین جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ یا تو جاہل ہیں یا منافق۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کہیں جمہوریت، جمہوری عمل یا جمہوری معاشرہ کی مثال نہیں ملتی۔ یہ جمہوریت ہی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں حدود اللہ کو ظالمانہ سزائیں کہا گیا اور دینی عقائد و مسلمات اور شعائر اللہ کو متنازعہ بنا کر ان کی توہین کی گئی۔ اسلام اپنا راستہ خود بناتا ہے، کفریہ نظاموں کا محتاج نہیں ۔ اسلام اور جمہوریت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام دین الٰہی ہے جو وحی کے ذریعہ خاتم النبیین والمعصومین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ اور جمہوریت ایک مشرک انسان کے ذہنِ خبیث کا کرشمہ ہے جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے۔ شاہ جی نے دینی جماعتوں کے سربراہوں سے اپیل کی کہ وہ اب اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرلیں اور نفاذِ اسلام کی جدوجہد صحابہ کے اسوہ کے مطابق کریں۔

(بقیہ از ص ۴۸)

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص لابی کے افراد مختلف روپ دھار کر اسلام کے فکری اور نظریاتی محاذ پر رکیک حملے کر کے کنفیوژن پیدا کر رہے ہیں۔ ان حالات میں طبقہ واریت کا زہر گھولنے کی بجائے اسلام کے اعتقادی محاذ پر کام کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہمارا نظریہ ہی نہیں بلکہ دین اور عقیدہ ہے۔ نظریہ ٹوٹ جائے تو اس سے اسلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا مگر عقیدہ ٹوٹ جائے تو کفر لازم آجائے گا۔ اور آدمی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بالغ لڑکی کے نکاح کے لئے ولی کی اجازت اور لڑکی کی رضامندی دونوں اپنی اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہیں۔ لیکن آجکل ایک سازش کے تحت اسلام کے خاندانی سسٹم کو تباہ کرنے کی صیہونی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی اقدار کا تحفظ ہماری اولین ترجیح ہے۔ حضرت پیر جی مدظلہ نے تقریباً ڈھائی گھنٹے خطاب فرمایا۔ اس اجتماع سے محترم مولانا عبدالمنان عثمانی اور محترم قاری غلام محمود انور نے بھی خطاب کیا اور مجلس احرار اسلام سے مکمل تعاون کا اظہار فرمایا۔ اوکاڑہ کے دینی حلقوں میں حضرت پیر جی مدظلہ کے درسِ قرآن اور مجلسِ احرار اسلام کے قیام کو سراہا گیا۔ احباب نے اجتماع کی کامیابی پر احرار دوستوں کو مبارکباد دی۔ اور تقاضا کیا کہ درسِ قرآن کریم کا یہ سلسلہ ہر ماہ باقاعدہ ہونا چاہیے۔ مجلسِ احرار اسلام اوکاڑہ کے صدر محترم شیخ نسیم الصباح نے کہا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں ان شاء اللہ یہ سلسلہ درسِ قرآن جاری رہے گا۔